38164 ـ كيا مقروض ہونے كے باوجود جہاد پر چلا جائے ؟

سوال

اگر كسى شخص كے پاس جہاد كا سفر كرنے كے ليے مال نہ ہو اور وہ مقروض بھى ہو تو كيا پھر بھى اس پر جہاد فرض ہے؟
جب اس شخص كو كچھ مال مل بھى جائے اور اس وقت جہاد كى بھى ضرورت ہو تو كيا اسے قرض ادا كرنا چاہيے يا جہاد كے ليے نكل جائے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جب معروف اورمعلوم حالتوں ميں سے كسى بھىحالت ميں جہاد فرض عين ہو تو مقروض شخص بھى جہاد پر نكلے گا اور اسے قرض خواہ سے اجازت لينے كى بھى ضرورت نہيں ہے.

اور اگر جہاد فرض كفايہ ہو، مثلا: دشمن كا پيچھا كرنا، تو اس حالت ميں مقروض شخص كا قرض خواہ كى اجازت كے بغير جہاد پر جانا جائز نہيں ہے، اگر تو وہ اسے اجازت دے دے تو مقروض شخص جہاد پر نكلے، اور اگر اجازت نہيں ديتا تو جہاد پر نہ جائے.

ليكن اگر وہ جہاد پر جانے سے قبل اپنے پيچھے قرض ادا كرنے كے ليے رقم يا كوئى رہن چھوڑے، يا كسى كو ضامن بنا دے تو پھر قرض خواہ كى اجازت حاصل كرنا لازم نہيں ہے.

جہاد كا حكم، اور جہاد كب فرض عين، اور كب فرض كفايہ ہوتا ہے، اس كى تفصيل اور حكم جاننے كے ليے سوال نمبر (34830) كا جواب ديكھيں.

مغنى ميں ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور جس كسى پر فى الحال يا كچھ مدت بعد والا قرض ہو اس كے ليے قرض خواہ كى اجازت كے بغير جہاد پر جانا جائز نہيں، ليكن اگر وہ قرض كى ادائيگى كے مال، يا پھر وكيل بنا كر، يا كوئى چيز رہن ركھ كر جا سكتا ہے، امام شافعى رحمہ اللہ تعالى عنہ كا يہ قول ہے....

اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالی سے اجروثواب کی نیت رکھے اللہ تعالی کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں، سوائے قرض کے، کیونکہ جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے یہ کہا ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ جہاد کا مقصد شہادت کا حصول ہے، جسے نفس حاصل کرتا ہے، اور اس کے فوت ہو جانے سے حق بھی فوت ہو جاتا ہے.

لیکن جب اس پر جہاد فرض عین ہو جائے تو پھر قرض خواہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ اس کا تعلق فرض عین کے ساتھ قائم ہے، لھذا وہ اس کے ذمہ میں پائی جانے والی چیز پر مقدم ہو گا، جس طرح کہ باقی فرائض ہیں....

اور اگر وہ قرض کی ادائیگی کے لیے رقم چھوڑ کر جائے یا کسی کو ادائیگی کا وکیل بنا دے، تو مقروض شخص بغیر اجازت کے جہاد پر جا سکتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ادائیگی چھوڑ کر جانے والے کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے.

کیونکہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے والد عبد اللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہ احد کی لڑائی میں شامل ہوئے تو ان پر بہت زیادہ قرض تھا، اور وہ معرکہ میں شہید ہو گئے تو ان کا قرض ان کے بیٹے جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے ادا کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس کی مذمت نہیں فرمائی، اور نہ ہی ان کے اس عمل کو برا جانا اور اس کا انکار کیا بلکہ اس کی تعریف میں یہ فرمایا:

" فرشتوں نے اپنے پروں سے اس پر اس وقت تک سایہ کیے رکھا جب تک تم لوگوں نے اسے اٹھایا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" کیا تو نے محسوس کیا اور تجھے علم ہے کہ اللہ تعالی نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اس سے آمنے سامنے بات چیت کی" اھـ کمی بیشی کے ساتھ

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 28).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے کہ:

لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے تو مقروض کا قرض خواہ سے اجازت لینے کے بارہ میں فقھاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (16 / 135).

دوم:

اور اگر مقروض کے پاس اتنا مال ہو جس سے قرض ادا ہو سکے، تو کیا جہاد پر جانا مقدم ہو گا یا قرض کی ادائیگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

جب فرض کفایہ ہو تو اس حالت میں قرض کی ادائیگی مقدم کی جائے گی.

اور اگر جہاد فرض عین ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں:

1 ـ جب میدان جنگ میں ہونے یا پھر دشمن وطن کا گھیراؤ کرنے کی صورت میں جہاد فرض عین ہو تو اس حالت میں جہاد مقدم ہو گا.

2 ـ جب حکمران اور امام کی جانب سے جہاد کے لیے نکلنے کے مطالبہ کی بنا پر جہاد فرض عین ہو تو اس حالت میں قرض کی ادائیگی مقدم ہو گی.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے " الاختیارات " میں کہا ہے کہ:

" مجھ سے ایسے مقروض شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے پاس قرض کی ادائیگی کے لیے رقم ہے اوراس پر جہاد بھی فرض عین ہو چکا ہو تو اس کا کیا ہو گا؟

میں نے جواب دیا:

واجبات میں سے کچھ ایسی اشیاء ہیں جو قرض کی ادائیگی پر مقدم ہوتی ہیں مثلا: اپنے آپ اور بیوی فقیر بچے کا خرچ.

اور اس میں کچھ ایسے بھی ہیں جن پر قرض کی ادائیگی مقدم ہوتی ہے، مثلا حج اور کفارہ وغیرہ کی عبادات.

اور اس میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اس پر مقدم ہوتے ہیں لیکن اگر اسے طلب کیا جائے تو پھر نہیں، مثلا فطرانہ.

اگر تو جہاد ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے فرض عین ہوا ہو، مثلا جب وہ دشمن کے مقابلہ میں آجائے، یا میدان جنگ میں ہو، تو اس حالت میں اسے قرض کی ادائیگی پرمقدم کیا جائے گا، مثلا نفقہ.

اور اگر جہاد امام کے کہنے پر فرض عین ہوا ہو تو پھر قرض کی ادائیگی اولی ہے.

لھذا امام کے لائق نہیں کہ وہ مقروض شخص سے مستغنی ہوتے ہوئے بھی اسے جہاد میں طلب کرے، اسی لیے میں کہتا ہوں کہ:

اگر بھوکوں کو کھلانے سے مال کم ہو اور انہیں پورا نہ آئے اور اس جہاد سے جس کے نہ کرنے میں نقصان ہوتا ہو اس حالت میں جہاد کو مقدم کیا جائے گا، اگرچہ وہ بھوکا ہی مر جائے.....

اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ:

اگر مقروض لوگ اس مال کے ساتھ جہاد کرتے ہوں جس سے وہ قرض کی ادائیگی مکمل کر سکیں، تو واجب یہ ہے کہ وہ ادائیگی کریں، تا کہ دونوں مصلحتیں ادائیگی اور جہاد حاصل ہو سکیں.

میں نے جو کچھ لکھا ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالی کی نصوص بھی اسی کی موافقت میں ہیں. اھـ

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (308).

واللہ اعلم .